سوال

(183)اتفاق سے عید وجمعہ دونوں ایک ہی دن میں جمع ہوجائیں تو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اوّل : اگراتفاق سے عید وجمعہ دونوں ایک ہی دن میں جمع ہوجائیں تواس میں جمعہ کا پڑھنا رخصت ہے یا نہیں ، زید ایسے دنوں میں جمعہ نہیں ادا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک سنت مردہ کوزندہ کرتا ہوں ، یہ کہنا اس کا کیسا ہے ؟

دوم : خطبہ جمعہ کےلیے عصا یا قوس کا لینا ضروری ہے یا غیر ضروری ہے ؟

سوم :جمعہ کے روزاذان ثالث جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اوّل : جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہوجائیں تواس دن اختیار ہے جس کا جی چاہے جمعہ پڑھے اور جس کا جی نہ چاہے نہ پڑھے اور ایسے دنوں میں زید جونماز جمعہ ادا نہیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک مردہ سنت کوزندہ کرتا ہوں ، سواس کا یہ کہنا اچھا ہے۔ منتقی میں ہے :

(ترجمہ) ''زید بن ارقمؓ سے امیر معاویہؓ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی ایسے موقع کی حاضری تم کو ملی ہے جب کہ جمعہ اور عید اکٹھے ہوں ، زید نے کہا ہاں! آپ نے دن کے پہلے حصہ میں عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کے متعلق رخصت دے دی کہ جوجمعہ پڑھنا چاہے ، پڑھ لے ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تمہاری دو عیدیں جمع ہوگئیں ہیں ، جوچاہے اس کےلیے عید کافی ہے اور ہم جمعہ پڑھیں گے ، عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانہ میں عید اور جمعہ اکٹھے ہوگئے ، آپ عید کےلیے دیر سے نکلے ، خطبہ دیا اونیچے اتر آئے ، عید کی نماز پڑھی اور لوگوں کو جمعہ نہ پڑھایا ، ابن عباس سے اس کا تذکرہ ہوا توانہوں نے فرمایا اس نے سنت کے مطابق کیا۔''

دوم : خطبہ جمعہ کےلیے عصا یا قوس کا لینا ضروری نہیں ہے ، بلکہ مندوب ومستحب ہے۔ عن الحکم بن الحزن شھدنا الجمعة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقام متوکئا علی العصا او قوس رواہ ابوداؤد۔ یعنی حکم بن حزن سے روایت ہے کہ ہم لوگ جمعہ میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ، آپ عصا یا قوس پرٹیک دے کر کھڑے ہوئے ، روایت کیا اس کو ابوداؤد۔ قال[1] فی سبل السلام تحت ھذا الحدیث وفی الحدیث دلیل انہ یندب للخطیب الاعتماد علی عصا او نحوہ وقت خطبة والحکمة ان فی ذلک ربط القلب ولتعتمد یدیہ علی العبث ومن لم یجد مایعتمد علیہ ارسل یدیہ اووضع الیمنی علی الیسری اوعلی جانب المنبر ویکرہ دق المنبر بالسیف اذالم یؤثر وھو بدعة۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوم : جائز ہے۔ منتقی میں ہے : عن[2] السائب بن یزید قال کان النداء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الجمعة اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء ولم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤذن غیر واحد رواہ البخاری والنسائی وابوداؤد فی روایتہ لھم فلما کانت خلافۃ عثمان وکثروا امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک انتہی ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ عبدالرحیم عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] اس حدیث میں دلیل ہے کہ خطیب کو عصا پر ٹیک لگانا مستحب ہے اور اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ اس سے جمعیت خاطر رہتی ہے جو عصا پر ٹیک نہ لگائے وہ کبھی ہاتھوں کو حرکت دے گا ، کبھی چھوڑ دے گا ، کبھی باندھ لے گا اور لاٹھی یا تلوار سے منبر کو کھٹکھٹنا مکروہ ہے ۔

[2] سائب بن یزید نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ و عمرؓ تو کے زمانہ میں پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا اور جب عثمانؓ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہوگئے تو زوراء مقام پر تیسری اذاب بڑھا دی گوی اور حضور کے زمانہ میں ایک ہی مؤذن ہوتا تھا اور ایک روایت میں ہے ، جب عثمانؓ کی خلافت ہوئی اور لوگ زیادہ ہوگئے تو حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے دن تیسری اذان بڑھا دی ، پس زوراء پر اذان دی گئی ، پھر معاملہ اس پر ٹھہر گیا ۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01ص573

محدث فتویٰ